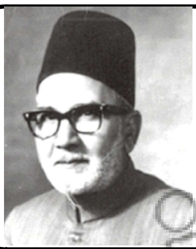

3

پرستان کی شہزادی

ماخذ: دہلی کی چند عجیب ہستیاں   مصنف کا نام: اشرف صبوحی   صنف ادب: داستان

مصنف کا تعارف: (U.B+K.B)

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے خانوادے سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے نامور ادیب، صحافی، افسانہ نگار اور مترجم اشرف صبوحی 11 مئی 1905ء میں برطانوی ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سید ولی اشرف اور قلمی نام اشرف صبوحی تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے گھر پر ہی ہوئی۔ آپ نے 1922ء میں اینگلو عربک ہائی سکول دہلی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ آپ معروف ادیب شاہد احمد دہلوی کے ہم جماعت تھے صبوحی صاحب نے میٹرک کے بعد پرائیوٹ طور پر ادیب فاضل اور منشی فاضل، ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے 1929ء میں اپنی ملازمت کا آغاز محکمہ ڈاک وتار سے کیا لیکن لکھنے پڑھنے کا شوق اپنی جگہ قائم رہا۔ بعدازاں آپ آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ ہوگئے قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور آ گئے۔ یہاں پر بھی وہ محکمہ ڈاک میں ہی کام کرتے رہے اور مدت ملازمت پوری ہونے پر یہاں سے وظیفہ یاب ہوئے۔ چونکہ آپ کے حکیم محمد سعید سے دوستانہ تعلقات تھے لہٰذا انہیں ہمدرد فاؤنڈیشن میں افسر تقریبات مقرر کر دیا گیا۔ جہاں وہ ''شام ہمدرد'' کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

صبوحی صاحب ایک صاحب طرز ادیب تھے اُردو زبان خصوصاً دہلی کے مختلف طبقوں کی بول چال اور وہاں کے محاورے پر پوری گرفت رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف میں ''دِلّی کی چند عجیب ہستیاں''، ''غبار کارواں''، ''جھروکے''، ''سلمٰی''، ''بن باسی دیوی''، ''بغداد کے جوہری۔'' ''دھوپ چھاؤں'' اور ''دھنگی دھرتی'' شامل ہیں۔ اُردو کے یہ صاحب اُسلوب ادیب اشرف صبوحی 22 اپریل 1990 کو کراچی میں دارِفانی سے کُوچ کر گئے۔ ان کا مزار کراچی میں یٰسین آباد گلشن اقبال کے قبرستان میں واقع ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معروف	مشہور	داستان	قصہ
روشناس کرانا	واقف کرانا، پہچان کرانا	روزمرہ	روزانہ استعمال میں آنے والی زبان
محاورہ	دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ جو اپنے حقیقی کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو	مُزیّن	سجا ہوا
نثر پارہ	نثر کا ٹکڑا، اقتباس	لِسانی	زبان سے متعلق
صلاحیت	قابلیت	دلکش	خوبصورت
اُسلوب	انداز، قرینہ	آگاہ کرنا	بتانا، علم میں لانا
ذُومعنی	ایسے الفاظ جن کے دو دو معانی ہوں	تشبیہ	کسی مشترک خوبی کی بنا پر ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا
دور دورہ	چرچا/شہرت	مُغلانی	درزن
کان پکڑنا	استاد تسلیم کرنا، توبہ کرنا	جوڑا	لباس
وضع	شکل، انداز، ڈیزائن، بناوٹ	ٹِکائی	کپڑوں پر موتی ٹانکنا
ہنر	فن، کاریگری	دھاک	شہرت
آنکھوں پر بٹھانا	بہت زیادہ عزت دینا	پالکی	ڈولی، ہوادار
سرکار	نواب	فرصت	فراغت
سائیں	اللہ	جواب دے دینا	ناکارہ ہو جانا
آنکھیں دھندلا گئیں	دھندلا نظر آنے لگا	مطلب	مقصد، غرض
خاطر داری	تواضع	ہارا وقت	بُرا وقت، بڑھاپا
بے چاری	لاچار، مجبور	ٹکڑے کا سہارا	روٹی روزی کا آسرا
پڑوس	ہمسائیگی	مرہٹہ گردی میں	مرہٹوں کے حملے میں، مرہٹوں کی بربریت میں
برس دن	کچھ دن	بیوہ	رانڈ، جس کا خاوند مر جائے
رَنڈاپا	بیوگی کا زمانہ	آبرو	عزت
کٹ جانا	پورا ہو جانا	دل کی حاتم	مراد سخی ہے
قدر	اہمیت	بے نیازی	بے پروائی، لاتعلق
لہر بہر	خوشحالی	غلط فہمی	غلط طور پر سمجھنا

www.ilmkidunya.com

دَغا	دھوکا	آنکھیں کھولنا	حقیقت معلوم کرنا
سہارا	آسرا، مدد	اِنتہا	بہت زیادہ
خُوش مزاج	ہنس مکھ	خدا ترس	مہربان
ان کے سامنے بچھا جاتا تھا	عزت کرتے تھے	غمگین	غم زدہ، دکھی
دل کھل گیا	دل خوش ہوگیا	کنبہ	خاندان
ہاتھ کانپتے تھے	ہاتھوں میں رعشہ آگیا تھا	نگاہ موٹی ہوگئی	دھندلا نظر آنے لگا، نظر کمزور ہونا
ناکا	سوراخ	سوجھنا	دکھائی دینا
پرائی روٹی	غیروں کے ٹکڑوں پر گزارا کرنا	گاڑھنا	کڑھائی بُنائی کرنا
تربیت	سکھلائی، ٹریننگ	ہنرمند	کاریگر، ماہر
میسر ہونا	حاصل ہونا	--------	--------
پرستان	پریوں کا دیس	جگرا	حوصلہ
دالان	سہ در کمرہ، صحن	لحاف	رضائی
دُبکے ہوئے	گھسے ہوئے، چھپے ہوئے	کانڑا دیو	کانا دیو
اوئی	حرف حیرت	بے دھڑک	بے خوف
بھید	راز	بہتیری	بہت زیادہ
دل مضبوط کرنا	حوصلہ کرنا	آفت	مصیبت
صدقے جانا	قربان جانا	بال بیکا نہ ہونا	کوئی نقصان نہ ہونا
پِتّا پھٹ جانا	خوفزدہ ہوجانا	صُورت	شکل
سہنا	برداشت کرنا	صد رحمت	سینکڑوں رحمتیں
کلیجے پر سانپ لوٹنا	رَشک وحسد سے بے قرار ہونا۔ جلنا	سر ہونا	پیچھے پڑ جانا، ضد کرنا
بدنصیب	بدقسمت	بے مُرَوّتی	ظلم، طوطا چشمی، بے رُخی
گورگڑھے کا ٹھکانا ہونا	قبر کے لیے جگہ ملنا	ہر ایک اپنی تقدیر کا کھاتا ہے	ہر کوئی اپنی قسمت کا کھاتا ہے
سُلوک	رویہ، مہربانی	آپ بیتی	اپنی زندگی کی کہانی
اکلوتی	اکیلی، تنہا	مَار امَار	جلدی جلدی
مکتب	مدرسہ، سکول	بُلاوا	پیغام۔ سندیسہ
بونٹ	کچے چنے، چھولیا	بھاتا	پسندیدہ، مرغوب
ماما	ملازمہ	جُھٹ پٹا	شام کا اندھیرا، صبح یا شام کا وہ وقت جب تھوڑا اندھیرا باقی ہو
پنیس	ڈولی	نخرے	نازوادا
بھاؤن	پسندیدہ	دو آنے والی ڈولی	یعنی ڈولی کا کرایہ دو آنے تھا

www.ilmkidunya.com

قاضی واڑہ	جگہ، محلّہ کا نام	جھلکنا	روشن ہونا
جِھری	درز، سوراخ	سائیں سائیں کرنا	سناٹا، خاموشی، اداسی
کلیجہ دھک سے ہوگیا	خوفزدہ ہوگئی	بدن میں سنسنیاں آنے لگیں	بدن سن ہوگیا، خون منجمد ہوگیا
ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا	غشی کا عالم ہونا، نزع کا وقت ہونا	غضب	ظلم، زیادتی، قہر ڈھانا
موئے	مردار، انہیں موت آئے	کہار	ڈولی اُٹھانے والے
مرتا کیا نہ کرتا	مجبوراً سب کچھ کیا جاتا ہے	دل کڑا کرنا	حوصلہ کرنا
کم بختو!	ملعونو، لعنت زدہ لوگو! بدقسمت لوگوں	منہ سے پھوٹنا	بولنا
ستیاناسی	برباد حال	خفا	ناراض
کوئی دم میں	تھوڑی دیر میں	بے جا کی	بے ڈھنگی، خلاف معمول
دم گھٹنا	سانس رُکنا، خوفزدہ ہونا	ڈھیر ہونا	بے جان ہونا
للکارنا	دھمکانا، چیلنج کرنا، دشمن کو مقابلے کے لئے بلانا	جواں مرگ	جوانی میں مرنے والا
خاطر جمع رکھنا	تسلی رکھنا	فانوس	جھاڑ، قندیل
چوب دار	ڈنڈا بردار، پہرے دار	باری دار	پہرے دار۔ چوبدار
عجب	عجیب	گِہما گہمی	رونق، چہل پہل
شانہ	کندھا	مہین	کمزور، باریک، پتلی
راہ دکھانا	انتظار کرانا	بَہار	رونق
بوٹا قد	لمبا قد	زرق، برق	چمک دار
چُہلیں کرنا	شرارتیں کرنا	اٹھلی گہلی پھرنا	اِترا کر چلنا۔ نخرے دکھانا
چمن	پھولوں کا باغ	زُمرّد	سبز رنگ کا پتھر
لَعل	ہیرا، قیمتی پتھر	نِیلم، پکھراج	جواہرات، ہیرے، قیمتی پتھر
عالم	حالت، کیفیت	بوچھاڑ	بارش
سماں	منظر	اودی	مٹیالی
بلور	وہ شیشہ جس کے آر پار دیکھا جا سکے	شفاف	صاف ستھری
آر پار	دونوں طرف	پری زاد	پریوں کی اولاد
جگمگاتے لباس	چمکتے ہوئے لباس	ٹُھسے ہوئے	دھڑلے سے، مزے سے
نمگیرہ	چھت گیری، شامیانہ، سائبان	یاقوت	قیمتی پتھر
پچی کاری	نقاشی، نقش ونگار	پہلو میں	ساتھ، قریب
آنکھ نہ ٹھہرنا	نگاہ قائم نہ رہنا، روشن چیز پر نگاہ نہ ٹھہرنا	پوشاک	لباس
اُلٹا	وَاپس	گھبراہٹ	پریشانی
کسر	کمی	سَرو قد کھڑے ہوگئے	سَرو کی طرح سیدھے کھڑے ہوگئے

www.ilmkidunya.com

پرستان کی شہزادی

سُنسان	ویران، آباد	اوسان جاتے رہنا	ہوش وحواس اڑ جانا، ہوش میں نہ ہونا
پیٹ میں ہَول اٹھنا	پریشان ہونا، بے حد گھبرانا	بَولا بَولا کر دیکھنا	گھبرا کر دیکھنا
شُبہ	شک	وضع	انداز، شکل
خاطر جمع رکھنا	تسلی رکھنا	خوان	طشت، تھال
خاصہ چُنا گیا	خاص موقع کے مطابق کھانا دسترخوان پر رکھ دیا جانا	کرشمہ	معجزہ، حیران کن چیز
ایک ایک بالشت کے	ایک ہتھیلی کے برابر	ہَکّا بَکّا	حیران
منہ دیکھنا	حیران ہونا، پریشان ہونا	ہاتھ بڑھانا	شروع کرنا، مدد کرنا
نگوڑا	نکما، منحوس، نامراد	اللہ مارا	بدنصیب
قہقہہ لگانا	زوردار آواز میں ہنسنا	بھولا	سیدھا سادہ
رکاب دار	گھوڑے پر چڑھانے والا نوکر	بیسیوں مرتبہ	کئی مرتبہ
بُو بَاس	خوشبو	آب ونمک	پانی اور نمک مراد ذائقہ
اچنبھے کی بات	حیرانی کی بات	نفیس	عمدہ
نوالہ	ٹکڑا	حَباب	بلبلہ
جھم جھم کرنا	چمکنا	بھینچنا	دبانا
مُعطّر	خوشبودار	گلوری	پان کا بیڑا
کلہ	گال میں، جبڑے میں	سَر دھننا	وجد میں آنا، واہ واہ کرنا
مُشک	کستوری	عنبر	خوشبو
توشہ خانہ	سامان رکھنے کا کمرہ	پشواز	عورتوں کی لمبی پوشاک
نسبت	تعلق	کُجا	کہاں
آب رواں، گلشن	کپڑوں کے نام	کمخواب	ریشمی لباس
زربفت	ایسا کپڑا جس پر سونے چاندی کے تاروں کا کام کیا گیا ہو	دِید نہ شُنید	نہ دیکھا اور نہ ہی سنا
اَش اَش کرنا	وَاہ وَاہ کرنا	لڑیاں	ہار
تعجب سے	حیرانی سے	آٹھوں پہر	چوبیس گھنٹے، دن رات
سیر سپاٹے	سیر وتفریح	گِرانی	بھاری پن
کتر بیونت	کانٹ چھانٹ	مشکل کشا	مشکلیں حل کرنے والا، اللہ تعالیٰ
واہ واہ ہونا	تعریف ہونا	ہاتھ پاؤں میں گھوڑے لگ گئے	تیزی سے کام کرنے لگی
دُھن	لگن، مصروفیت	کھنڈلا	جھونپڑا، ادنیٰ مکان، تباہ حال مکان
سرخ رو ہونا	کامیاب ہونا	لونڈی	خادمہ
بھر بھرایا	للچانا، چاہنا	دیوانی	پاگل
خاکی	خاک سے پیدا کیا گیا مراد انسان	آتش زاد	آگ سے پیدا ہونے والے مراد جن وغیرہ
بِگڑ بیٹھنا	ناراض ہو جانا	میل	ملاقات

www.ilmkidunya.com

جلا کر خاک کر دینا	تباہ کر دینا	بھاڑ	چولھا
ہاتھ جوڑنا	منت سماجت کرنا	جم جم	بار بار
آنکھوں میں آنسو بھرنا	رونے لگنا	دل کُڑھنا	دُکھ ہونا
کلیجے پر چوٹ لگنا	دُکھ پہنچنا	ایکا ایکی	اچانک
رونکھتی سی	رونا سا منہ بنا کر	کلموہا	کالے منہ والا، ایک گالی
بسورتی ہوئی	روتی ہوئی	دم کے دم میں	دیکھتے ہی دیکھتے
ہوا سے باتیں کرنا	بہت تیز۔ پھرتیلا	ٹٹولنا	تلاش کرنا
جل گئی	غصے میں آ گئی	دَغا	دھوکا
قاعدہ	دستور	جوت	لو، روشنی
سَر پیٹنا	رونا دھونا	نگوڑی	ناکارہ، منحوس
تقدیر کی کھوٹ	بدقسمتی	نصیب	قسمت
ایک ایک پیر من من بھر کا ہو گیا	چلنا مشکل ہو گیا	اُلٹے پاؤں آنا	فوراً واپس آ جانا
یک نہ شُد دو شُد	ایک نہ ہوا، دو ہو گئے، سخت مشکل	اِن شاءاللہ	اگر اللہ نے چاہا

سبق کا خلاصہ

(U.B+A.B)

مصنف کا نام: اشرف صبوحی (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

سبق کا عنوان: پرستان کی شہزادی

خلاصہ:۔

سیّدانی بی کی ایک زمانے میں بڑی شہرت تھی۔ قلعے کی سلیقہ شعاروں میں اس کے ہنر کا چرچا تھا۔ لیکن اب بڑھاپا آ گیا تو کوئی پوچھتا نہ تھا۔ سیّدانی بی کا خاندان مرہٹہ گردی میں مارا گیا تو بیوگی گزارنے کے لیے اُس نے مُغلانی کا پیشہ اختیار کر لیا اور خوب نام اور روپیہ کمایا لیکن سنبھال نہ پائی۔ اب بُرے دنوں میں کوئی ساتھی نہ تھا۔ تب میر صاحب کی بیوی نے اُس پر ترس کھا کر اُسے اپنے پاس رکھ لیا۔ میر صاحب کے گھر والے خوش مزاج اور خدا ترس تھے۔ اس لیے سیدانی بی کو خدا کا مہمان سمجھتے رہے۔ سیدانی بی صبح کو نماز پڑھ کر بچوں کو قرآن پڑھاتی دوپہر کو سینا پرونا سکھاتی۔ شام کو باورچی خانے میں کھانے کی ترکیبیں بتاتی اور رات کو بچوں کو مزے مزے کی کہانیاں سناتی۔

مشہور تھا کہ سیدانی بی ایک دفعہ پرستان کے بادشاہ کی بیٹی کا جہیز ٹانکنے پرستان گئی تھی لیکن کبھی میر صاحب کے گھر والوں نے اس کے متعلق پوچھا نہ تھا۔ ایک دفعہ سردیوں کی رات تھی۔ بچے لحافوں میں دُبکے انڈا شہزادی کی کہانی سن رہے تھے تو میر صاحب کی بیوی نے سیدانی بی سے پرستان کے متعلق پوچھ لیا۔ سیدانی بی نے بتایا کہ مجھے کئی دفعہ پرستان بلایا گیا ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ یہ وہ دن تھے جب نواب اعظم الدوّلہ کی اکلوتی بیٹی کی شادی تھی اور مجھے رات دن سے فرصت نہ تھی۔ شاید جمعہ کا روز تھا۔ میں نے بونٹ پلاؤ تیار کروایا تھا کہ باہر سے آواز آئی سیّدانی بی تمھیں سرکار نے بلوایا ہے۔ نواب صاحب کا گھر میرے گھر سے کوئی دو آنے ڈولی ہوگا لہٰذا چل پڑی اور یوں ایک بکر گدھا مجھے پرستان لے گیا۔ اُس نے بتایا اُس کے بادشاہ کی بیٹی کی شادی ہے تم کپڑے سی کر چلی آنا۔ جتنا انعام مانگو گی تمھیں ملے گا۔

www.ilmkidunya.com

جب پرستان پہنچی تو وہاں عالیشان محل تھا، چمن میں درختوں کے تنے چاندی کے اور سونے کی شاخیں تھی۔ پھلوں کی جگہ زُمرّد اور لعل لٹک رہے تھے۔ حوضوں کا پانی چاندی بکھیر رہا تھا اور ایک خوبصورت بارہ دری کے سامنے یا قوت کے تخت پر بادشاہ، ملکہ اور ان کی بیٹی بیٹھے تھے۔ اتنے میں کھانا چنا گیا جو پھلوں اور پتوں کی شکل میں تھا۔ سالن روٹی کا نام نہ تھا۔ میں محو حیرت تھی لہٰذا ایک پھل توڑ کر کھایا تو بونٹ پلاؤ کا مزہ آیا۔ پھر کلیاں چکھی تو وہ مٹھائیاں تھیں۔ کھانے کے پہلے بادشاہ بیگم کے حکم پر شہزادی کے کپڑے لائے گئے، جو ریشم اور سونے کی تاروں سے بنی ہوئی لیس سے سجے تھے۔ لہٰذا میں نے اپنا ہنر دکھایا تو تعریف ہوئی پھر آخر ایک دن میں نے بادشاہ بیگم سے اجازت چاہی اور حیلے بہانے سے چلی آئی۔ لوٹتے ہوئے بادشاہ نے بہت سے انعامات بھی ڈولی میں رکھوا دیے جنھیں کنکر پتھر سمجھ کر راستے میں پھینک آئی لیکن جب گھر پہنچی تو دیکھا وہ ہیرے جواہرات تھے۔ بس میں نے سر پیٹ لیا۔ باورچی خانے میں دیکھا تو بونٹ پلاؤ ابھی بھی دم پر تھا۔ بڑی بی کہنے لگی کیا راستے سے ہی لوٹ آئی ہو۔ میں نے کہا بھوک لگی ہوئی تھی۔ اس لیے چلی آئی اب کل جاؤں گی۔

(دہلی کی چند عجیب ہستیاں)

نثر پاروں کی تشریح

(ا)

(لاہور بورڈ 2018) پہلا گروپ

نثر پارہ:۔

سیدانی: وہ قصہ یاد آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھکانہ ہو گیا۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان : پرستان کی شہزادی

مصنف کا نام : اشرف صبوحی

ماخذ : دہلی کی چند عجیب ہستیاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
کلیجے پر سانپ لوٹنا	حسد محسوس ہونا، دکھ محسوس ہونا
سر ہونا	ضد کرنا
بے مُروّتیاں	بدسلوکیاں
گور	قبر
بدنصیب	بری قسمت
ٹانکنے	سینے

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اشرف صبوحی دہلی کے ان نثر نگاروں میں سے تھے جنھوں نے 1947ء سے قبل ادب میں اپنے لیے ممتاز مقام بنا لیا تھا۔ وہ ایک صاحب طرز ادیب تھے۔ اردو زبان خصوصاً دلی کے مختلف طبقوں کی بول چال وہاں کے روزمرہ اور محاورے پر وہ پوری گرفت رکھتے تھے۔ اُن کی اہم تصانیف میں ''دہلی کی عجیب ہستیاں'' اپنی نوعیت کی منفرد اور دلچسپ کتاب ہے۔ اس کتاب میں اشرف صبوحی نے عام روش کے برعکس دِلّی کے ان لوگوں کو اپنا موضوع بنایا ہے جو اپنے فن میں تو نامی گرامی ہیں لیکن سماج کے طے کردہ اصولوں کے معیار پر وہ بیٹھنے کے قابل نہیں۔ انھی میں سے ایک کردار سیدانی بی کا بھی ہے جو مغلانی تھیں اور پرستان تک کی سیر کر آئی تھیں۔ ان کے کام کی دھاک اور شہرت پرستان کے بادشاہ تک جا پہنچی تھی۔ اسی باعث اور اس نے انھیں اپنی بیٹی کا جہیز ٹانکنے کے لیے بلوایا تھا۔

تشریح طلب اقتباس میں سیدانی بی پرستان میں گزارے اپنے وقت کے بارے میں بچوں کو بتاتی ہیں۔ میر صاحب کی بیوی نے جب سیدانی بی سے اس بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگی کہ وہ قصہ مجھے جب یاد آتا ہے تو حسد بھی محسوس ہوتا ہے اور خاص قسم کی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ کیوں پرستان والو نے مجھے بڑے ٹھاٹ سے رکھا ہوا تھا۔ ہزار طرح کی آو بھگت کرتے تھے۔ وہاں رہتے ہوئے مجھے بھی ان لوگوں سے انسیت ہوگئی تھی کیسی بھولی بھالی صورتیں تھیں۔ ہنستی کھیلتی۔ غرض یہ کہ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

سیّدانی بی واقعہ سناتی ہیں کہ جب کام ختم ہوگیا تو میں نے واپسی کے لیے اجازت مانگی تو پرستان کی جس شہزادی کے جوڑے ٹانکنے گئی تھی اُس نے بہت ضد کی کہ وہیں رہ جاؤں۔ دوسری پریوں نے بھی منتیں کیں اور کہا کہ سیدانی اماں رہ جاؤ۔ دنیا میں اب تمھارا کون ہے جو تمھارا خیال رکھے گا یا جس کے بغیر تم رہ نہیں سکتی۔ مگر میں ایک نہ مانی اور واپس آ گئی۔ یہ بات کرتے ہوئے جیسے سیدانی بی کو اپنے تمام دکھ یاد آ گئے۔ اسی لیے اس نے کہا کہ مجھے بُری قسمت والی کو تو جیسے انسانوں کی بے مُرَوّتیاں اور بدسلوکیاں دیکھنی تھیں۔ اس لیے پرستان میں کیسے رہ سکتی تھی۔ وہ تو اللہ نے تمھارے دل میں رحم ڈال دیا جو میرے لیے قبر کا ٹھکانا ہوگیا۔ ورنہ در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی۔ جس پر میر صاحب کی بیوی نے سیدانی بی کا حوصلہ بڑھایا اور اسے تسلی دی۔

زیرِ نظر اقتباس سے مصنف نے جو پہلو قاری تک پہنچانے کی کوشش کی ہے وہ یہ ہیں کہ اپنی زمین اور وطن کی محبت اس کی سَرِشت میں رکھ کر دی گئی ہے۔ مٹی کی کشش اُسے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان اپنے جیسے انسانوں میں رہنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدانی بی ہر طرح کے عیش و آرام کو چھوڑ کر واپس آئیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ انسان اپنی تقدیر سے کبھی نہیں بھاگ سکتا۔ جو دکھ اور سکھ اس کی تقدیر میں لکھے گئے ہیں اُسے اُن کا سامنا کرنا ہے۔

غرض یہ کہ مصنف نے انتہائی خوب صورتی سے سیدانی بی کے اس کردار کے ذریعے معاشرتی زندگی کی بہت سی حقیقتوں کو بیان کیا ہے۔ بلاشبہ یہ داستان ہماری تہذیب کی آئینہ دار ہے۔ میر صاحب کی بیوی اور سیدانی بی کا کردار ان خواتین کی نمائندگی کرتا ہے جو ہماری تہذیب کی حفاظت کرنے والی ہیں۔

(۲)

نثر پارہ:۔

ایسا معلوم ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈھیر ہو کر رہ گئی

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان : پرستان کی شہزادی

مصنف کا نام : اشرف صبوحی

ماخذ : دہلی کی چند عجیب ہستیاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
پالکی	ڈولی
بے چا کی	بے ڈھنگی، خلافِ معمول
کہار	پالکی اٹھانے والے
دَم گھٹنا	جی گھبرانا

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اشرف صبوحی دہلی کے ان نثر نگاروں میں سے تھے جنھوں نے 1947ء سے قبل ادب میں اپنے لیے ممتاز مقام بنا لیا تھا۔ وہ ایک صاحب طرز ادیب تھے اردو زبان خصوصاً دلّی کے مختلف طبقوں کی بول چال وہاں کے روزمرہ اور محاورے پر وہ پوری گرفت رکھتے تھے۔ اُن کی اہم تصانیف میں "دہلی کی عجیب ہستیاں" اپنی نوعیت کی منفرد اور دل چسپ کتاب ہے۔ اس کتاب میں اشرف صبوحی نے عام رَوِش کے بَرعکس دِلّی کے ان لوگوں کو اپنا موضوع بنایا ہے جو اپنے فن میں تو نامی گرامی ہیں لیکن سماج کے طے کردہ اصولوں کے معیار پر وہ بیٹھنے کے قابل نہیں۔ انھی میں سے ایک کردار سیّدانی بی کا بھی ہے جو مغلانی تھیں اور پرستان تک کی سیر کر آئی تھیں۔ اس کے کام کی دھاک اور شہرت پرستان کے بادشاہ تک جا پہنچی تھی جس کے باعث اس نے انھیں اپنی بیٹی کا جہیز ٹانکنے کے لیے بُلوایا تھا۔

تشریح طلب اقتباس میں پرستان کے سفر کے دوران سیدانی بی کی حالت بیان کی گئی ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ جب خلافِ معمول کوئی کام کرتا ہے تو اس کا دل مختلف پریشانیوں اور وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیّدانی بی کی ڈولی جب خلاف معمول اڑی چلی گئی اور کافی دیر کے بعد بھی جب نواب صاحب کا محل نہ آیا تو سیدانی بی گھبرا گئیں۔ جب اس نے جی کڑا کر کے پوچھا تو جواب ملا کہ بادشاہ سلامت نے بلوایا ہے کچھ ہی دیر میں ہم محل میں پہنچ جائیں گے۔

سیدانی بی نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اُسے ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی پالکی کے پاس بول رہا ہے۔ تجسس کے مارے جب منہ باہر نکال کر دیکھا تو گھبرا گئی۔ ایک بے ڈھنگی اور خلاف معمول شکل کا آدمی تھا جس کا منہ بکرے جیسا اور ٹانگیں گھوڑے جیسی تھیں۔ سیدانی بی نے مزید بتایا کہ ڈولی بھی آپ کے آپ ہی چلی جارہی تھی۔ عام طور پر اُسے کہار یا کہاریاں اُٹھاتی تھیں مگر وہاں تو ایسا کوئی شخص نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے سیدانی بی کا ڈرنا اور خوف محسوس کرنا فطری بات تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدانی بی کے بقول اس کا دَم گھٹنے لگا اور وہ خوف سے سہم گئی اور آنکھیں بند کر کے کلمہ پڑھنے لگی غرض یہ کہ مصنف نے انتہائی خوب صورتی کے ساتھ انسانی فطرت میں خوف اور بہادری کی کیفیات کو بیان کیا ہے۔ مزید یہ کہ مصنف نے داستان گوئی کے تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر مرئی مخلوق کا ذکر بھی کیا ہے اور کہانی کی دل چسپی کے پیشِ نظر جزئیات کا بیان بھی عمدہ پیرائے میں کیا ہے۔

(۳)

(لاہور بورڈ 2017) پہلا گروپ

نثر پارہ:۔

اُس کی کارسازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنوں کا حساب ہی نہ تھا۔

حوالہ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان : پرستان کی شہزادی

مصنف کا نام : اشرف صبوحی

ماخذ : دہلی کی چند عجیب ہستیاں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
کارسازی	کام بنانا
مشکل کُشا	مشکل دور کرنے والا
وَاہ وَاہ ہونا	چرچا ہونا/عزت ہونا
دھن باندھنا	ارادہ کرنا

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اشرف صبوحی دہلی کے ان نثر نگاروں میں سے تھے جنھوں نے 1947ء سے قبل ادب میں اپنے لیے ممتاز مقام بنا لیا تھا۔ وہ ایک صاحبِ طرز ادیب تھے۔ اردو زبان خصوصاً دِلّی کے مختلف طبقوں کی بول چال وہاں کے روزمرہ اور محاورے پر وہ پوری گرفت رکھتے تھے۔ اُن کی اہم تصانیف میں ''دہلی کی عجیب ہستیاں''، اپنی نوعیت کی منفرد اور دل چسپ کتاب ہے۔ اس کتاب میں اشرف صبوحی نے عام رَوِش کے بَرعکس دلی کے ان لوگوں کو اپنا موضوع بنایا ہے جو اپنے فن میں تو نامی گرامی ہیں لیکن سماج کے طے کردہ اصولوں کے سنگھاسن پر وہ بیٹھنے کے قابل نہیں۔ انھی میں سے ایک کردار سیدانی بی کا بھی ہے جو مغلانی تھیں اور پرستان تک کی سیر کر آئی تھیں۔ ان کے کام کی دھاک اور شہرت پرستان کے بادشاہ تک جا پہنچی تھی اور اس نے انھیں اپنی بیٹی کا جہیز ٹانکنے کے لیے بلوایا تھا۔

تشریح طلب اقتباس میں سیدانی کے کام کی وضاحت ہے۔ اس سے پہلے سیّدانی بی نے پرستان کی آب وہوا اور ماحول کی وضاحت کی ہے کہ وہاں نہ تو نیند کا نام تھا نہ پیٹ میں گرانی، نہ سر بھاری اور نہ ہی انگڑائیاں جمائیاں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدانی بی نے اپنا کام جلد شروع کر دیا تاکہ جلدی ختم ہو اور واپس اپنی دنیا میں آئے۔ سیدانی بی کو یہ بھی فکر تھی کہ وہ وہاں کیا کاری گری دکھائے اور کس وضع سے کپڑے ٹانکے کہ اُن کے لیے نئے ہوں تاکہ اس کی عزت وآبرو رہے۔ خیر اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا۔

سیّدانی بی کے بقول یہ اللہ کی کارسازی اور مولا علی مشکل کُشا کا صدقہ ہے کہ عقل نے ایسا کام دیا کہ جب پہلا ہی جوڑا تیار ہوا تھا تو دھوم مچ گئی اور واہ واہ ہوگئی۔ باقی لوگوں کے علاوہ شہزادی کو بھی کام بہت پسند آیا اور خوشی کے مارے اُس کا چہرہ پھول کی طرح کھِل گیا۔

اپنے کام کی تعریف کا سننا تھا کہ سیدانی بی پر کام کی ایسی دُھن سوار ہوئی کہ ہاتھ پاؤں گھوڑے کی طرح کام میں دوڑنے لگے۔ دنوں کا کام لمحوں میں ہونے لگا۔ اتنی برق رفتاری میں بھی کام کا معیار کم نہ ہونے پایا آخر تمام جوڑے سِل گئے اور ٹک بھی گئے۔ سیدانی بی کے مطابق اس کام میں کتنا عرصہ لگا اسے کچھ حساب نہیں تھا۔ کیوں کہ وہاں پر تو دنوں کا ہی کوئی حساب نہ تھا۔ ہمیشہ ایک سا ہی موسم رہتا ہے اور ایک ہی وقت رہتا۔ اپنی دنیا کے حساب سے سیدانی بی نے اندازہ لگایا کہ اگر وہ یہاں اتنا کام کرتی تو ایک سال کا کام تھا۔

بحیثیتِ مجموعی مصنف نے عُمدہ پیرائے میں قصے کی دل چسپی کو برقرار رکھتے ہوئے کہانی کو آگے بڑھایا ہے۔ کہانی داستان کے تمام پیمانوں پر پورا اترتی ہے۔ اس کی اساس خیال آرائی پر ہے اور سیدانی بی کا کردار بھی ایک مثالی کردار ہے۔ مصنف نے پُرتکلف زبان کی بجائے آسان رواں اور دل چسپ اُسلوب اختیار کیا ہے۔

مشقی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف)۔ سیّدانی بی نے گزر اوقات کے لیے کون سا پیشہ اختیار کیا؟ لاہور بورڈ (2017) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2015) پہلا/دوسرا گروپ

جواب: **سیدانی کا پیشہ**

سیّدانی بی کا خاندان مرہٹہ گردی میں تباہ ہوگیا تو اُس نے دوسری شادی نہ کی بلکہ گزر اوقات کے لیے مُغلانی کا پیشہ اختیار کر لیا۔

(ب)۔ میر صاحب اور اُن کی بیوی سیدانی بی کی کس بات پر زیادہ خوش تھے؟ (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

جواب: **میر صاحب وران کی بیوی کی خوشی کی وجہ**

میر صاحب اور اُن کی بیوی اس بات پر خوش تھے کہ خدا نے سیدانی بی کی شکل میں بچوں کی تربیت کا اہتمام کر دیا ہے مزید یہ کہ ایسی نماز روزہ کی پابند اور ہنر مند اُستانی محض روٹی کپڑے پر میسر نہ آ سکتی تھی۔

(ج)۔ پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بی کو کس کام کے لیے بلایا تھا؟ (لاہور بورڈ 15-2014) پہلا گروپ

جواب: **سیدانی بی کو پرستان بلائے جانے کا مقصد**

پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بی کو اپنی بیٹی سہیل پری کا جہیز ٹانکنے کے لیے پرستان بُلوایا تھا۔

(د)۔ بادشاہ بیگم کا اصلی نام کیا تھا؟ (گوجرانوالہ بورڈ 15-2014) پہلا گروپ

جواب: **بادشاہ بیگم کا اصل نام**

بادشاہ بیگم کا اصلی نام زُمرّد پری تھا۔

(ہ)۔ پرستان کے پھلوں کی خاص بات کیا تھی؟ (گوجرانوالہ بورڈ 15-2014) دوسرا گروپ

جواب: **پرستان کے پھلوں کی خاص بات**

پرستان کے پھلوں کی خاص بات یہ تھی کہ اُن میں سے خُوشبو کی لپٹیں آ رہی تھیں اور ان کو جس کھانے کی نیت سے چُھوا جاتا تھا کھانے والے کو اُسی کھانے کا مزہ آتا تھا۔

سوال نمبر۲۔ متن کی روشنی میں درست جواب پر (✓) لگائیں:

1۔ سبق ''پرستان کی شہزادی'' کس مصنف کی تحریر ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ (لاہور بورڈ 2015) پہلا گروپ

(A) شاہد احمد دہلوی (B) ہاجرہ مسرور (C) اشرف صبوحی (D) سجاد حیدر یلدرم

2۔ قلعے کی بڑی بڑی مُغلانیاں، سیدانی بی کے سامنے: (گوجرانوالہ بورڈ 2015) پہلا گروپ

(A) کام کرتی تھیں (B) کھڑی رہتی تھیں (C) دم نہ مارتی تھیں (D) کان پکڑتی تھیں

3۔ پرستان کے بادشاہ نے سیدانی بی کو بلایا تھا:

(A) بیٹی کا جہیز ٹانکنے کو (B) انعام دینے کو

(C) بیٹی کو سینا پرونا سکھانے کو (D) بیٹی کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے

4۔ سیدانی بی کو کھانے میں مرغوب تھا: (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2016) پہلا/دوسرا گروپ

(A) زردہ (B) بونٹ پلاؤ (C) فیرنی (D) بریانی

5۔ پرستان میں پھل دار پودے بڑے تھے: (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ

(A) بالشت بھر (B) چھے فٹ (C) ایک ایک فٹ (D) گز بھر

6۔ پرستان سے سیدانی بی کو انعام میں کیا ملا؟

(A) روپیا پیسہ (B) کنکر پتھر (C) خلعت اور زیوارت (D) جواہرت

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	C	2	D	3	A	4	B	5	A	6	D

سوال نمبر ۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ کے ذریعے سے خالی جگہ پر کیجیے۔ (U.B+K.B)

(الف) ایک وقت تھا کہ .... میں سیّدانی بی کا بڑا مقام تھا۔ (✓ قلعہ، محل، دربار)

(ب) سیدانی بی کو مُغلانی کا پیشہ اختیار کرنا پڑا کیوں کہ .... ۔ (اس کے والدین فوت ہوگئے، تجارت میں خسارہ ہوگیا، ✓ وہ بیوہ ہوگئیں)

(ج) اس نے کہاروں سے کہا: کم بختو! منہ سے کچھ تو .... ۔ (کہو، ✓ پھوٹو، بولو)

(د) پرستان میں اسے .... لے کر گیا۔ (✓ جن، پری زاد، فرشتہ)

(ہ) بادشاہ نے اسے .... انعام میں دیے۔ (زیوارت، ✓ جواہرت، ملبوسات)

ذُو معنی الفاظ: (U.B+A.B)

ایسے الفاظ کا املا تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان کے ذُو معنی ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض اوقات لفظ ایک معنی میں مذکر جب کہ دوسرے معنوں میں مونث ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ ذیل جملوں میں سے ذو معنی الفاظ الگ کر کے ان کے معانی لکھیے۔ (U.B+A.B)

(الف) بارشوں سے آئینے کی آب جاتی رہی۔

(ب) سوات میں کون سی کان ہے؟

(ج) بادشاہ بیگم کے حکم پر شہزادی کے کپڑوں کے لیے تھان پہ تھان آنے لگے۔

(د) حق بات کہنے کی پاداش میں وہ دَار پر جھول گیا۔

(ہ) جہاں چاہ وہاں راہ۔

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔ (U.B+A.B)

الفاظ	معانی
آب	چمک
آب	پانی
کان	جسم کا حصہ، سننے کا آلہ
کان	معدنیات کا خزانہ

www.ilmkidunya.com

تھان	کپڑوں کی گٹھری
تھان	مویشی باندھنے کی جگہ
دَار	سولی، پھانسی گھاٹ
دار	حامل، رکھنے والا
چاہ	چاہت
چاہ	کنواں

سوال نمبر۶۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد تحریر کیجیے۔ (U.B+A.B)

الفاظ	متضاد
لطیف	کثیف
شب	روز
خشک	تر
جُفت	طاق
شیریں	تلخ
نشیب	فراز
تریاق	زہر

اضافی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر1۔ سیدانی بی کو کھانے میں کون سا کھانا پسند تھا؟

جواب: **سیدانی بی کا مرغوب کھانا**

سیدانی بی کو کھانے میں بونٹ پلاؤ پسند تھا۔

سوال نمبر2۔ سیدانی بی کو پرستان لے کر جانے والا کون تھا؟

جواب: **پرستان لے جانے والے کا تعارف**

سیدانی بی کو پرستان لے کر جانے والا ایک جن تھا جو پرستان میں بکر گدھا کے نام سے مشہور تھا۔

سوال نمبر3۔ پرستان کے بادشاہ کی جس بیٹی کا جہیز ٹانکنے کے لیے سیدانی بی کو پرستان بلایا گیا تھا اُس کا نام کیا تھا؟

جواب: **پرستان کی شہزادی کا نام**

پرستان کے بادشاہ کی اس بیٹی کا نام سہیل پری تھا۔

سوال نمبر4۔ اشرف صبوحی کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **اشرف صبوحی کی تصانیف کے نام**

اشرف صبوحی کی تصانیف میں ''دلی کی چند عجیب ہستیاں''، ''غبار کارواں''، ''جھروکے''، ''سلمیٰ'' اور ''بن باسی دیوی'' شامل ہیں۔

سوال نمبر5۔ اشرف صبوحی کے قلمی اور اصل نام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: **اشرف صبوحی کا قلمی اور اصلی نام**

اشرف صبوحی کا اصل نام ''سید ولی اشرف'' اور قلمی نام ''اشرف صبوحی'' تھا۔

(U.B+A.B)

کثیر الانتخابی سوالات

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ سبق ''پرستان کی شہزادی'' کس مصنف کی تحریر ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ (لاہور بورڈ 2015) پہلا گروپ
(A) شاہد احمد دہلوی (B) ہاجرہ مسرور (C) اشرف صبوحی (D) سجاد حیدر یلدرم

2۔ قلعے کی بڑی بڑی مغلانیاں، سیّدانی بی کے سامنے: (گوجرانوالہ بورڈ 2015) پہلا گروپ
(A) کام کرتی تھیں (B) کھڑی رہتی تھیں (C) دم نہ مارتی تھیں (D) کان پکڑتی تھیں

3۔ پرستان کے بادشاہ سیّدانی بی کو بلایا تھا:
(A) بیٹی کا جہیز ٹانکنے کو (B) انعام دینے کو
(C) بیٹی کو سینا پرونا سکھانے کو (D) بیٹی کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے

4۔ سیّدانی بی کو کھانے میں مرغوب تھا: (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2016) پہلا/دوسرا گروپ
(A) زردہ (B) بونٹ پلاؤ (C) فیرنی (D) بریانی

5۔ پرستان میں پھل دار پودے بڑے تھے: (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ
(A) بالِشت بھر (B) چھ فٹ (C) ایک ایک فٹ (D) گز بھر

6۔ ایک وقت تھا کہ ۔۔۔۔۔۔۔ میں سیدانی بی کا بڑا مقام تھا:
(A) قلعہ (B) محل (C) دربار (D) گھر

7۔ سیدانی بی کو مُغلانی کا پیشہ اختیار کرنا پڑا کیوں کہ ۔۔۔۔۔۔۔
(A) اس کے والدین فوت ہوگئے (B) تجارت میں خسارہ ہوگیا (C) وہ بیوہ ہوگئیں (D) پریشان حال تھی

8۔ اس نے کہاروں سے کہا: ''کم بختو! منہ سے کچھ تو ۔۔۔۔۔۔۔
(A) کہو (B) پھوٹو (C) بولو (D) بتاؤ

9۔ پرستان میں اسے ۔۔۔۔۔۔۔ لے کر گیا:
(A) جن (B) پری زاد (C) فرشتہ (D) انسان

10۔ بادشاہ نے اسے ۔۔۔۔۔۔۔ انعام میں دیے:
(A) زیورات (B) جواہرات (C) ملبوسات (D) اختیارات

11۔ اشرف صبوحی کا سنہ پیدائش ہے:
(A) 1902ء (B) 1905ء (C) 1908ء (D) 1910ء

12۔ اشرف صبوحی کا سنہ وفات ہے:
(A) 1905ء (B) 1910ء (C) 1950ء (D) 1990ء

13۔ اشرف صبوحی شہر میں پیدا ہوئے:
(A) لاہور (B) دہلی (C) لکھنو (D) گجرات

14۔ اشرف صبوحی ۔۔۔۔۔۔۔ میں اینگلو عربک ہائی سکول دہلی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا:
(A) 1921ء (B) 1922ء (C) 1923ء (D) 1924ء

15۔ اشرف صبوحی قیام پاکستان کے بعد آ گئے:
(A) لاہور (B) حیدر آباد (C) کراچی (D) فیصل آباد

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	A	9	B	8	C	7	A	6	A	5	B	4	A	3	D	2	C	1
										A	15	B	14	B	13	D	12	B	11

www.ilmkidunya.com